Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in   محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پر معارف ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کے فضائل، مقام و مرتبہ اور عظمت کا بیان

ہر احمدی کو ہر شر سے بچانے اور ناقابل اصلاح لوگوں کو عبرت کا نشان بنانے کے لیے رمضان المبارک میں خاص دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31 مارچ 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل ہم رمضان کے مہینے سے گزر رہے ہیں۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ایک روحانی ماحول بن جاتا ہے۔ روزوں کے ساتھ عبادتوں کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ قرآن کریم پڑھنے اور سننے کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ روزوں کا حقیقی فیض اُٹھانا ہے تو قرآن کریم پڑھنے کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے۔ رمضان کو قرآن کریم کے ساتھ خاص نسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ - یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

بعض معتبر روایات یہ بھی کہتی ہیں کہ ۲۴ رمضان کو آنحضرت ﷺ پر پہلی وحی ہوئی۔ ہر رمضان میں جبرئیل علیہ السلام آپؐ کے ساتھ قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرتے تھے اور آخری رمضان میں دو مرتبہ یہ دور مکمل ہوا۔ ہمیں بھی اس مہینے میں خاص طور پر قرآن کریم پڑھنے، اس کی تفسیر پڑھنے اور سُننے کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔ ایم ٹی اے پر بھی قرآن کریم کا درس آتا ہے اسے بھی سُننا چاہیے۔ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھیں گے تو تب ہی ہم اُن احکامات کی اہمیت کو سمجھ سکتے ہیں جو اس میں بیان ہوئے ہیں، انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکتے ہیں، اپنی زندگی کو قرآنی تعلیم کے مطابق ڈھال سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن سکتے ہیں۔ پس اگر ہم نے رمضان کا حقیقی فیض پانا ہے تو ہمیں قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر غور کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

ارشادات کو بار بار پڑھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم صحیح طور پر قرآن کریم کی تعلیم کا ادراک حاصل کر سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی حکمتیں اوراحکام دو قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض مستقل اور دائمی ہوتے ہیں اور بعض آنی یعنی وقتی ضرورتوں کے لحاظ سے صادر ہوتے ہیں اگرچہ اپنی جگہ ان میں بھی ایک استقلال ہوتا ہے۔ مثلاً سفر میں نماز یا روزے کے متعلق اَوراحکام ہیں اور حالت قیام میں اَور احکام ہیں۔ سفر میں نماز جمع کرنے یا قصر کرنے کی اجازت ہے جبکہ عام حالات میں پوری پڑھنی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ توریت اورانجیل کے احکام وقتی ضرورتوں کے موافق تھے اورآنحضرت ﷺ جو شریعت اور کتاب لے کر آئے تھے وہ مستقل اور ابدی شریعت ہے۔ اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ کامل اور مکمل ہے۔ قرآن شریف قانونِ مستقل ہے اور توریت انجیل، اگر قرآن شریف نہ بھی آتا تب بھی منسوخ ہو جاتیں کیونکہ وہ مستقل اورابدی قانون نہ تھے جبکہ قرآن کریم کی تعلیم مکمل اوراحکام اورہدایات ہر زمانے کے لیے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آنے کی غرض اور قرآن کریم کی مکمل شریعت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میرے مبعوث ہونے کی علتِ غائی اور میرے آنے کا مقصد صرف اسلام کی تجدید اور تائید ہے۔ آنحضرت ﷺ پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ قرآن کریم خاتم الکتب ہے اس میں اب ایک شوشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کے فیوض اور برکات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایات کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہو گیا۔ وہ ہر زمانے کے لیے تازہ بتازہ موجود ہیں اور انہی فیوضات اور برکات کے ثبوت کے لیے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر سب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ (الاعراف: ۱۵۹) تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ اس لیے ضروری تھا کہ قرآن شریف ان تعلیمات کا جامع ہوتا جو وقتاً فوقتاً جاری رہ چکی تھیں اوراُن تمام صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا جو آسمان سے مختلف نبیوں کے ذریعہ زمین کے باشندوں کو پہنچائی گئی تھیں۔ قرآن کریم کے مدنظر تمام نوع انسان تھا نہ کہ کوئی خاص قوم اور ملک اور زمانہ۔ آنحضرت ﷺ کا اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ اعلان کہ میں سب دنیا کی طرف اللہ کا رسول ہوں یہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ قرآن کریم تمام دنیا کیلئے ہدایت کا ذریعہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: قرآن شریف حکمت ہے اور مستقل شریعت ہے اور ساری تعلیموں کا مخزن ہے۔ اس طرح پر قرآن شریف کا پہلا معجزہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے اور

دوسرا معجزہ اس کی عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں۔رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی ساری پیشگوئیوں سے بھری ہوئی ہے۔ پھر تیرہ سو سال بعد قائم ہونے والے سلسلے کی اور اُس وقت کے آثار و علامات کی پیشگوئیاں کیسی عظیم الشان اور لانظیر ہیں یعنی مسیح موعود کے زمانے کی پیشگوئیاں اور ابھی تک اس شان سے پوری ہو رہی ہیں۔ دنیا کی کوئی کتاب ان پیشگوئیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں جابجا تاکید ہے کہ عقل فہم تدبر اور ایمان سے کام لیا جائے۔ قرآن مجید اور دوسری کتابوں میں یہی مابہ الامتیاز ہے اور کسی کتاب نے اپنی تعلیم کو عقل اور تدبر اور آزاد نکتہ چینی کے آگے ڈالنے کی جرات ہی نہیں کی۔ قرآن شریف ایک محفوظ کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً یہ ایک عزت والا قرآن ہے اس کا وجود کاغذوں تک ہی محدود نہیں بلکہ وہ ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے جس کو صحیفہ فطرت کہتے ہیں۔ اس کی تعلیم کتھا کہانی نہیں جو مٹ جائے بلکہ جو اسے سمجھے گا اور عمل کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرے گا۔ اس کے اثرات اور اس کی گہرائی پاک لوگوں پر ہی کھلتی ہے اور اس کے لیے پاک لوگوں کی صحبت سے فیضیاب ہونے کی ضرورت ہے۔ اس زمانے میں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر جو بیان فرمایا اس کو ہمیں دیکھنا اور غور کرنا چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کا نام ذکر رکھا گیا ہے اس لیے کہ وہ انسان کی اندرونی شریعت یاد دلاتا ہے جو انسان کے اندر مختلف طاقتوں کی صورت میں رکھی ہے۔ حلم، ایثار، شجاعت، جبر، غضب اور قناعت وغیرہ۔ غرض جو فطرت باطن میں رکھی تھی قرآن نے اُسے یاد دلایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن پر غور کرو، تدبر کرو، اس پر عمل تمہیں انسانی فطرت کے اعلیٰ معیار دکھائے گا۔ پس اس نظر سے ہمیں قرآن کریم پڑھنا اور سمجھنا چاہیے۔ آج کل آزادی کے نام پر بچوں اور بڑوں کے ذہنوں کو جو زہر آلود کیا جارہا ہے اس سے بھی ہم بچ سکیں گے۔ اگر ہم جماعتی لٹریچر اور قرآن کریم کی تفاسیر پڑھیں گے تو والدین بچوں کے سوالات کا جواب بھی دے سکیں گے۔ اب زمانہ آگیا ہے جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن اُن کے حلق سے نیچے قرآن نہ اترے گا۔ یہی ہم دیکھتے ہیں کہ بے شمار قاری ہیں بے شمار پڑھنے والے ہیں لیکن عمل کوئی نہیں۔ کاش مسلمان عقل کریں اور اُس شخص کی طرف توجہ کریں جسے خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اُس کی بات سنیں، اپنے اندرونے دیکھیں، زمانے کی ضرورت دیکھیں، مسلمانوں کے عمومی حالات دیکھیں صرف ظاہری فتووں سے زور دے کر اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش نہ کریں۔ قرآن کریم کی حقیقت کو سمجھیں۔ بہر حال ہم احمدیوں کو اپنے ہر وقت جائزے لیتے رہنا چاہیے کہ ہم کس حد تک قرآن کریم کی تعلیم کی حقیقت کو سمجھتے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش

کرتے ہیں یا کر رہے ہیں۔ آج کل سوشل میڈیا پر بعض چھوٹے چھوٹے پروگرام یا کلپ سے پتا چلتا ہے کہ لوگوں کو اسلام کی بنیادی تعلیم اور تاریخ کا ہی نہیں پتا۔ بس مولوی کے کہنے پر ناموس رسالت یا قرآن یا صحابہؓ کے نام پر جماعت احمدیہ کے خلاف نعرے لگانے اور نقصان پہنچانے کی کوشش ہے۔ بنگلہ دیش سے کسی نے مجھے لکھا کہ جب جلوس آیا اور انہوں نے حملہ کیا تو ایک لڑکا پتھر مار رہا تھا۔ ہمارے ایک احمدی نے کہا کہ کیا یہ قرآن میں لکھا ہے؟ کیا یہ اسلام کی تعلیم ہے؟ ہم تو کلمہ پڑھنے والے ہیں۔ اُس نے فوراً پتھر نیچے پھینک دیا۔ پس ایسے لوگ مولویوں کے جوش دلانے پر کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شریروں کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے اور ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم اس رمضان میں بھی اور بعد میں بھی قرآن کریم کو سمجھنے، سیکھنے اور عمل کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: رمضان میں دعاؤں کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو ہر شر سے بچائے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں جو نا قابل اصلاح ہیں ان کو عبرت کا نشان بنائے تا کہ دوسرے لوگ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے بن سکیں۔ دنیا کے لیے عمومی طور بھی دعا کریں، اللہ تعالیٰ جنگ کی آفت سے دنیا کو بچائے۔ (آمین)

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے مولانا منور احمد خورشید صاحب مبلغ سلسلہ، اقبال احمد منیر صاحب مربی سلسلہ آف پاکستان کی وفات پر ان کے ذکر خیر اور ان کی جماعتی خدمات کا تذکرہ کے بعد نے فرمایا: تیسرا ذکر ہے سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ میاں عبدالعظیم صاحب درویش مرحوم قادیان کا۔ زمانہ درویشی میں صوبہ اڑیشہ سے شادی ہو کے آنے والی پہلی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے خاوند کے ساتھ درویشی کا دور صبر اور شکر سے گزارا۔ صوم وصلوٰۃ کی نہایت پابند دعا گو نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ باقاعدہ تلاوت کرنے والی اور قرآن کریم دوسروں کو پڑھانے والی تھیں بہت سے بچوں اور عورتوں کو قرآن کریم پڑھنا سکھایا۔ خدمت خلق کا جذبہ نمایاں تھا۔ قادیان میں عورتوں کی تجہیز و تکفین کے موقع پر یہ بڑی خدمت کیا کرتی تھیں۔ خلیفۂ وقت سے خاص تعلق تھا۔ ان کے پسماندگان میں چار بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ خورشید انور صاحب کی دوسری والدہ تھیں اور دوست محمد شاہد صاحب مرحوم مؤرخ احمدیت کی چچی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے درجات بلند کرے۔ نماز کے بعد میں ان کا نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔